سوال

ن کا فرق 59 ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص عقیدے کا خصوصاً مسئلہ تقدیر کا اس لیے مطالعہ نہیں کرنا چاہتا کہ کہیں وہ پھسل نہ جائے تو اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسائل کی طرح ہے جن کی انسان کو دین ودنیا میں ضرورت پیش آتی ہے، اس لئے اس میں بھی گہرے تدبر سے کام لینا چاہیے اور اس کی معرفت حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیے تاکہ حقیقت حال واضح ہوجائے، لہٰذا ان اہم امور ومسائل کے بارے میں انسان کو شک میں بتلا نہیں ہونا

کے لیے علم توحید وعقیدہ کو پڑھنا واجب ہے تاکہ اسے اپنے الٰہ ومعبود جَلَّ وَعَلا کے بارے میں بصیرت حاصل ہوجائے، اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اور افعال کے بارے میں اسے آگاہی حاصل ہو، اس کے کونی اور شرعی احکام کے بارے میں اسے فہم وادراک تک رسائی حاصل ہوجائے اور اس کی حکمت او

«مَن يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّينِ» (صحيح البخاري، العلم، باب من يرد الله به خيرا، ح: ۱، وصحيح مسلم، الزكاة، باب النهي عن المسالة، ح: ۱۰۳۷)

س کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر وبھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔‘‘

، داخل ہونے کا صدر دروازہ توحید وعقیدے کا علم ہے۔ آدمی کے لیے یہ بھی واجب ہے کہ وہ اس بات کی کنہ تک پہونچنے کی کوشش کرے کہ وہ اس علم کو کس طرح حاصل کر رہا ہے؟ اور کس مصدر وماخذ سے اسے لے رہا ہے؟ سب سے پہلے بندہ اس علم کو حاصل کرے جو شکوک وشبہات سے پاک صاف ہو

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل: صفحہ 114

[محدث فتویٰ]